98769 ـ اليکٹرانك گيمز پروگرام كا حكم

سوال

كيا كمپيوٹر اور موبائل ميں كھيلى جانے والى (بغير موسيقى) گيمز تيار كرنا اور فروخت كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اليكٹرانك گيمز ميں دو طرح سے خطره ہے:

پہلى وجہ:

گيم كے طريقہ اور گيم بنانے والوں نے جس صيغہ پر گيم تيار كى ہے.

دوسرى وجہ:

اس گيم كو استعمال كرنے، اور لوگوں كا اسے اپنانے كى كيفيت ميں.

گيم كے طريقہ اور اس ميں جو تصاوير اور مراحل و اہداف پائے جاتے ہيں: اس كے متعلق گيم تيار كرنے والى كمپنى ذمہ دار ہے، وہ ہى ان گيمز كو بہترين اور قيمتى اہداف كى طرف لے جانے كى استطاعت ركھتى ہے، كہ گيم كھيلنے والے كے ذہن ميں بہترين اخلاق و عادات پيدا كى جائيں، اور سوچ و بچار اور غور و فكر اور ذہانت كو ابھارا جائے، اور اچانك پيدا ہو جانے والے حالات حسن تصرف اور لين دين كا بہتر طريقہ سكھايا جائے اور تربيت كى جائے، اس كے ساتھ ساتھ ان كھيلوں كو كھيلنے والے كے ليے اس ميں مباح قسم كى تفريح اور نفع اور تسلى و تشفى ہو.

بلا شك اليكٹرانك گيمز كا پروگرام تيار كرنے والے كو ان كھيلوں كى تفصيل بہت زياده دقيق طرح سے معلوم ہوتى ہے جس گيم كو وه تيار كر كے فروخت كرنا چاہتے ہيں، اور وه اس چيز كا ادراك كر سكتے ہيں جس كا مطالبہ مربى كرتے ہيں كہ استعمال كى نگرانى اور پروڈكٹ صحيح ہو، اور خاص كر جبكہ ريسرچ اور سروے بہت زياده بڑھ چكا ہے،اور يہ مطالبہ بھى بہت زياده ہو رہا ہے كہ بچوں كو گيمز كے تاجروں اور كمپنيوں سے نجات دلائى جائے جو صرف مال بٹورنا چاہتے ہيں.

چنانچہ وه گيمز جو صرف قتل كى عادى بناتى ہيں، يا پھر چور اور زيادتى كرنے كى يہ ان كھيلوں كى طرح نہيں جو بچے

میں شجاعت و بہادری اور حرام سے دفاع،اور امانت کی حفاظت اور صاحب حق کو ا سکا حق واپس دلوانے کا باعث بنے.

اسی طرح وہ کھیلیں اور گیمز جو تفکیر و سوچ پر مقید ہیں، اور ذہن کو محدود اعمال اور دیکھنے میں محصور کر کے رکھ دیں، یہ ان کھیلوں کی طرح نہیں جو ذہن کو غور و فکر اور نتائج اور نئی سوچ کی طرف لے جائيں.

لیکن ہم یہ طمع اور خواہش رکھتے ہیں کہ یہ کھیل نیك و صالح قسم کی عادات و اطور پیدا کرنے کی طرف جائیں، مثلا اطاعت و فرمانبرداری کی پابندی جس میں سب سے اہم ترین نماز وغیرہ کی پابندی ہے، اور وقت کی قدر و حفاظت، اور علم تدریس کا اہتمام، اور سچائی و امانت اور وفاداری وغیرہ کو اختیار کرنا.

ان اقدار اور اخلاق کی کلي ترکیب کھیل اور گیمز کی تیاری ہی نہیں بلکہ اس گیم کو کھیلنےاوراستعمال کرنے والوں کا بھی کسی طریقہ سے خیال کرنا ہوگا، تا کہ اسے کھیلنے والوں کے ذہن میں بیٹھ جائے، جو کہ غالبا ابھی عمر کے ابتدائی حصہ میں ہیں.

خطرناك چیز تو یہ ہے کہ ان گیمز کی تقلید اور نقل کرنے کی کوشش کرنا جو اخلاقی اقدار کی تجارت کرنے والی کمپنیاں تیار کرتی ہیں، جن کا مقصد گیمز کی تیاری میں مقصد صرف نفع و شہوت، اور زیادہ مال کمانا ہوتا ہے، چاہے وہ خاندان کی سطح پر ہو یا معاشرتی سطح پر.

اور اس طرح کے پروگرام ہمارے پاس غیر مسلموں کی جانب سے آتے ہیں، اور افسوس تو یہ ہے کہ ایسے کھیل اور گیمز مسلمان کمپنیوں کی جانب سے بھی مارکیٹ میں آتے ہیں جو کمپنیاں اپنی دینی تعلیم اور معاشرتی اقدار سے غافل ہو چکی ہیں.

اس لیے آپ ان گیمز میں بہت ساری ـ اگر ہم اکثریت کا نہ کہیں ـ گیمز جوا اور جادو، اور موسیقی کو مباح کیے ہوئے ہیں،اور ان میں صلیب کی تصاویر، اور خیالی قصے جو کہ غیبی چیزوں مثلا جنت و جہنم، اور فرشتے، اور موت کے اٹھایا جانے جیسی غیبی چیزوں پر ایمان میں خلل پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں.

اور اگر مسلمان پروگرامر یعنی گمیز تیار کرنے والا مسلمان شخص اس پر غور کرے تو اسے یہ معلوم ہو گا کہ انٹرنیشنل پروگرامز کمپنیاں اپنے اعتقادات اور اپنے دین ـ باوجود اس دین کے باطل ہونے کے ـ کی دعوت دینے پر بہت زیادہ حریص ہیں، اوروہ اپنے اعتقادات لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کی کوشش کر رہی ہیں، تو یہ مسلمان شخص اپنے دین، اور اخلاق فاضلہ اپنے اس پروگرام میں کیوں دینے سے غافل ہے ؟ !

سوال نمبر (71170) کے جواب میں کارٹون فلم کا حکم بیان کیا گیا ہے، اور وہاں اوپر بیان کردہ افکار میں سے کچھ کو بیان کیا گیا ہے، آپ اس کی مطالعہ کریں.

اور ان گیمز کو استعمال کرنے، اور اسے عادت بنانے کے طریقہ سے جو خطرہ لاحق ہے، اس کے متعلق کلام بہت وسیع ہے: ہو سکتا ہے اس کے ساتھ پروگرامر کا تعلق نہ ہو، لیکن اس کے استعمال کا افضل طریقہ جس سے فوائد حاصل ہوں، اور نقصانات ختم ہوں کی راہنمائی کرنے میں کیا حرج ہے، جب کمپنی کوئی گیم تیار کرے تو اس کی ابتدا میں ان تعلیمات کو نشر کرے؟

یا پھر یہ تعلیمات سی ڈی کے ساتھ ایك ورق پر لکھ کر پرنٹ کر دی جائیں، اور اسی طرح اس سی ڈی کو اپنے بچوں کے لیے خریدنے والے والدین کے لیے بھی کچھ راہنمائی کر دی جائے.

اور اس سے مقصود صرف یہ ہو کہ اس قسم کی تفریح سے نفع مند توجیہ کی راہنمائی کی جائے، تا کہ بچوں کے اوقات پرزیادتی نہ ہو، اور یہ گیمز ان کے دینی اور دنیاوی واجبات میں اور ان کے مابین حائل نہ ہو.

اور اسے کثرت و مبالغہ کے ساتھ استعمال سے متوقع خطرات سے تنبیہ کی جائے: مثلا آنکھوں کی بینائی کم ہونے کا خطرہ، اور کمر، اور کان وغیرہ کو پیش آنے والے خطرات.

اور اسی طرح ہر کھیل کے ساتھ یہ بھی تنبیہ کی جائے کہ یہ کھیل کس عمر کے لیے مناسب ہے، کیونکہ یہ تو ہر ایك کو معلوم ہے کہ بڑوں کے کھیلنے والی گیمز بچوں کے کھیلنے کے قابل نہیں ہوتیں، اور اسی طرح بچوں کی گیمز بڑوں کے لیے نہیں، اس لیے ہر ایك کے لیے مناسب چیز کا التزام کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، اور یہ سب کچھ راہنمائی کا محتاج ہے، جسے صرف وہی پروگرامر جانتا ہے جو اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہو، اور جو کامل ہوش و حواس رکھتا ہو، اور اپنے اور دینی معاشرے کی مسؤلیت کی ذمہ داری کا احساس کرنے والا ہو.

خلاصہ:

جو پروگرامر مندرجہ بالا شرعی اصول و ضوابط کا التزام کریگا، اور اپنے کام میں ان اشیاء کی کا خیال رکھےگا جس کی اوپر تنبیہ کی گئی ہے، تو پھر وہ جو کچھ بھی بنائے ۔ ان شاء اللہ ۔ اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ امید ہے اسے شر کےمقابلے میں خیر و بھلائی پھیلانے کی بنا پر اجروثواب حاثل ہوگا، اور اللہ سبحانہ و تعالی اس کے دل اور اس کے ارادہ پرمطلع ہے.

اور الیکٹرانك گیمز کا حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (2898) کے جواب کا بھی آپ مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .